فہرست مضامین کتاب شرح القمرین [illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳	دیباچہ [illegible]		پیش [illegible]		[illegible]
۴	[illegible]		[illegible]		[illegible]
۶	گیارہ [illegible] ایک جگہ بیٹھ کر	۱۵	[illegible]		[illegible]
	اپنے شوہروں کا حال بیان کرنا		[illegible]		[illegible]
۷	پہلی عورت کا بیان		[illegible]	۲۴	[illegible]
۷	دوسری عورت کا بیان		[illegible]		[illegible] کون [illegible]
۸	تیسری عورت کا بیان	۱۹	[illegible]	۲۷	عورتوں میں [illegible] بحالت [illegible]
۸	چوتھی عورت کا بیان	۱۹	بیان [illegible]		عورتوں کے حق میں حضرت [illegible]
۹	پانچویں عورت کا بیان		اور [illegible]	۳۰	[illegible] سیدھا [illegible]
۱۰	چھٹی عورت کا بیان		بیان [illegible] طبعی		[illegible] بگاڑنا اور [illegible]
۱۱	ساتویں عورت [illegible]		[illegible]		عادت پر [illegible]
۱۱	آٹھویں عورت [illegible]		[illegible]		[illegible]
۱۲	نویں عورت کا بیان		[illegible]		[illegible]
۱۳	دسویں عورت کا [illegible]		[illegible]		[illegible]
	[illegible]		[illegible]		[illegible] کی تعریف [illegible]
۱۴	پہلے خاوند [illegible]	۲۲	[illegible]		[illegible]
	[illegible]		[illegible]		[illegible]
۱۵	پہلے خاوند [illegible]	۲۳	[illegible]		[illegible]
۱۵	پہلے خاوند کی بیٹی کی تعریف	۲۳	[illegible]	۳۲	[illegible]
۱۶	پہلے خاوند کی لونڈی کی تعریف		پڑھنے لکھنے سے [illegible]	۳۲	[illegible]
				۳۳	[illegible]

صفحہ	مضمون کتاب
۳۰	اگر سجدہ بغیر خدا کے لیے جائز ہوتا تو خاوند کے لیے ہوتا
〃	خاوند کی تابعدار بی بی جنتی ہے
〃	خاوند کی تابعدار بہشت کے ہر دروازے سے داخل ہوگی۔
۳۱	رات کو خاوند بلاوے اور بی بی انکار کرے تو ... فرشتوں کی لعنت
〃	خاوند بلاوے تو ضروری کام چھوڑ کر آنا چاہیے۔
〃	[illegible]
۳۲	[illegible] تابعداری جائز نہیں۔
〃	خاوند کے ... عورت نگہبان ہے۔
	خاوند کا مال بغیر اجازت صدقہ کرنا
۳۳	خاوند ... تنگ ... ہو تو بی بی کو کیا کرنا چاہیے۔
〃	بقدر حاجت خاوند کے مال سے بی بی بغیر اطلاع کے لے سکتی ہے۔

صفحہ	مضمون کتاب
۳۷	دوزخ میں عورتیں بہت جائیں گی۔
〃	جس عورت میں یہ چار عیب نہ ہوں وہ جنتی ہے
〃	عورتوں کے لیے عیبوں کا بیان
〃	پہلا دوسرا تیسرا چوتھا عیب
۳۸	پانچواں چھٹا ساتواں آٹھواں نواں دسواں عیب۔
۳۹	[illegible]
۴۰	حسد ... عیب
۴۱	[illegible]
〃	سنت ... [illegible]
۴۲	عورت کو نکاح ثانی سے روکنے کی ممانعت۔
〃	بیوہ کو خود نکاح ثانی کرنے کا اختیار ہے
〃	نکاح ثانی کو جو عار سمجھے وہ سچا مسلمان نہیں
۴۳	نکاح ثانی کی سخت تاکید۔
〃	نکاح ثانی کی فضیلت ...
۴۴	تین کام ... میں جلدی ...

صفحہ	مضمون کتاب
۴۴	نکاح ثانی کرنیوالی ... دلیل ... قرآن کو جھٹلایا
۴۵	خود حضرت نے اپنی بیٹیوں کا نکاح ثانی کردیا ہے
〃	راجہ ... کی تقلید۔
〃	بیوہ کو بٹھا رکھنے کا انجام۔
〃	... بیوہ کے وارث اکثر ... ہوتے ہیں۔
〃	وارث ... بیوہ کے ...
۴۶	... اور ... [illegible]
	[illegible]
۴۷	[illegible]
	[illegible]
	... ظلم ... [illegible]
〃	دل سے ... اور زبان سے انکار۔
۴۸	مصلحت تبدیل عدت کی قرآن میں۔
۴۹	تواریخ طبع
۵۰	... کتاب

الحو



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک العلام والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ خیر الانام
وآلہ الکرام واصحابہ العظام اما بعد کہتا ہے [illegible]
[illegible] آری بہاری عفا عنہ الباری کہ [illegible]
الادب [illegible]
حدیث [illegible] صحیح بخاری او صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
اس حدیث مین ملک یمن کی گیارہ عورتون کا قصہ ہے کہ ان سبھون نے اپنے
شوہرون کے عیب و ہنر کو ایک جگہ بیٹھ کر آپس مین نہایت فصاحت و بلاغت
کے ساتھ جدا جدا طرز و انداز سے اشارۃً وکنایۃً وصراحۃً بیان کیا ہے گویا ہر ایک
نے اپنی لیاقت و ذہانت کا اظہار کیا ہے ان سبھون نے اپنے کلام بلاغت نظام
مین اسقدر علم ادب کو خرچ کیا ہے کہ علمائے اہل ادب بھی انکی ادب دانی کے
قائل ہین اور انکی فہم و فراست ذہن و ظرافت کی داد دیتے ہین بیشک انکے
کلام فصاحت التیام سے [illegible] حظ وافر اور نفع متکاثر اوٹھائین گے

اور ایک بڑا فائدہ تو یہ ہوگا کہ اسکے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہو جائیگی
کہ مردونکو اپنی عورتون کے ساتھ کسطرح کی عادت اور کیسا برتاو رکھنا چاہیے
اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ حضرت عائشہ رضہ
سے سنکر اون گیارہ عورتون کے شوہرون مین سے کس شوہر کی عادت
و برتاو کو پسند کیا ہی اور اپنی ذات مبارک کو حسن معاشرت اور نیک عادت
مین کس خاوند کا مماثل و مشابہ فرمایا ہی خاکسار نے اس حدیث کا اصل مطلب
صاف صاف اردو مین حسب ارشاد مصدر حسنات و مجمع کمالات
مرجع خاص و عام عمیم الاحسان رفیع الشان جناب مولوی عبد السبحان
خانصاحب تحصیلدار جائسی بریلوی دام فیضہ کے لکھا ہی اور مناسب
مقام میان بی بی کے حقوق کا بیان اسکے آخر مین اضافہ کیا ہی گویا وہ بھی
ایک رسالہ مستقل ہو گیا ہی اور چونکہ یہ دونو رسالے میان بی بی کے
حق مین فلک ہدایت کے آفتاب و ماہتاب ہین تاریکی جہل و طغیان سے
نکال کر نور علم و ایمان تک پہونچانے والے ہین اور محض توفیق ربانی و
تائید سبحانی سے ظہور مین آ گئے ہین لہذا انکا نام شرق القمرین
لہدایۃ الزوجین رکھا اللہ تعالی قبول فرماوے اور میری
اور جناب ممدوح کی نجات کا سبب ٹھیراوے وما توفیقی الا باللہ علیہ
توکلت و بہ نستعین - عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جلس احدی
عشرۃ امرأۃ فتعاھدن و تعاقدن ان لا یکتمن من اخبار
ازواجھن شیئا حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی فرمایا کہ گیارہ عورتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک العلام والصلوۃ والسلام علی نبیہ خیر الانام
وآلہ الکرام واصحابہ العظام اما بعد کہتا ہے بندۂ [illegible]
الراجی [illegible] آری بہاری عفا عنہ الباری کہ یہ [illegible] ترجمہ ام زرع کی
حدیث کا ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
اس حدیث میں ملک یمن کی گیارہ عورتوں کا قصہ ہے کہ ان عورتوں نے اپنے
شوہروں کے عیب وہنر کو ایک جگہ بیٹھ کر آپس میں نہایت فصاحت و بلاغت
کے ساتھ جدا جدا طرز و انداز سے اشارۃً وکنایۃً وصراحۃً بیان کیا ہے گویا انہوں
نے اپنی لیاقت و ذہانت کا اظہار کیا ہے ان بعضوں نے اپنے کلام بلاغت نظام
میں اسقدر علم ادب کو خرچ کیا ہے کہ علماے اہل ادب بھی انکی ادب دانی کے
قائل ہیں اور انکی فہم و فراست ذہن و ظرافت کی داد دیتے ہیں بیشک انکے
کلام فصاحت التیام [illegible] حفظ کرنے اور نفع متکلمانہ اٹھانے کے

اور ایک بڑا فائدہ تو یہ ہوگا کہ اسکے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہو جائیگی
کہ مردونکو اپنی عورتون کے ساتھہ کسطرح کی عادت اور کیسا برتاؤ رکھنا چاہیے
اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ حضرت عائشہ رضہ
سے سنکر اون گیارہ عورتون کے شوہرون مین سے کس شوہر کی عادت
و برتاؤ کو پسند کیا ہی اور اپنی ذات مبارک کو حسن معاشرت اور نیک عادت
مین کس خاوند کا مماثل و مشابہ فرمایا ہی خاکسار نے اس حدیث کا اصل مطلب
صاف صاف اردو مین حسب ارشاد مصدر حسنات و مجمع کمالات
مرجع خاص و عام عمیم الاحسان رفیع الشان جناب مولوی عبدالسبحان
خانصاحب تحصیلدار جالیسی بریلوی دام فیضہ کے لکھا ہی اور مناسب
مقام میان بی بی کے حقوق کا بیان اسکے آخر مین اضافہ کیا ہی گویا وہ بھی
ایک رسالہ مستقل ہوگیا ہی اور چونکہ یہ دونو رسالے میان بی بی کے
حق مین فلک ہدایت کے آفتاب و ماہتاب ہین تاریکی جہل و طغیان سے
نکالکر نور علم و ایمان تک پہنچانے والے ہین اور محض توفیق ربانی و
تائید سبحانی سے ظہور مین آگئے ہین لہذا انکا نام شرف النیرین
بعد آیۃ الرحمن رکھا اللہ تعالی قبول فرماوے اور میری
اور جناب ممدوح کی نجات کا سبب ٹھہراوے وما توفیقی الا باللہ علیہ
توکل و بہ نستعین عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جلس احدی
عشرۃ امرأۃ فتعاهدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار
ازواجہن شیئا [illegible] حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی فرمایا کہ گیارہ عورتین

تھین سوانھون نے آپسمین اس بات پر قول و قرار کیا کہ اپنے خاوندون کی خبرون مین سے کچھ بھی نہ چھپاوین ف قسطلانی اور کرمانی اور فتح الباری وغیرہ مین مذکور ہی کہ یہ سب عورتین ملک یمن کے دیہات کی رہنے والیان تھین سبکا مکان ایک ہی گانو مین تھا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ کسی تقریب سے یہ سب ایک جگہ جمع ہوئین تب آپس مین سبھون نے یہ عہد و پیمان کیا کہ ہر عورت اپنے اپنے خاوند کا کل حال بیان کرے اور کچھ بھی نہ چھپاوے انمین سے پانچ عورتین یعنی پہلی اور دوسری اور تیسری اور چھٹی اور ساتوین نے اپنے خاوند کی مذمت اور برائی بیان کی ہی اور پانچ عورتین یعنے چوتھی اور آٹھوین اور نوین اور دسوین اور گیارھوین نے اپنے خاوند کی تعریف و خوبی ظاہر کی ہی اور پانچوین عورت سب عورتون مین زیادہ چالاک و عقلمند تھی اوسنے اپنے خاوند کا حال ایسے طرز و انداز سے بیان کیا ہی کہ اوس سے تعریف اور مذمت دونون نکلے جاتے ہین قَالَتِ الأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلے اونٹ کا گوشت پہاڑ پر نہ زمین برابر ہی کہ کوئی چڑھ جاوے اور نہ فربہ گوشت ہی کہ کوئی اوتار لاوے ف اس عورت کا نام منقول نہین لیکن اسکے باپ کا نام [illegible] اپنے خاوند کے عیبون کو [illegible] مین نہایت خوبی و فصاحت [illegible] و کنایہ بیان کیا ہی [illegible] کہ میرا خاوند محض ناچیز اور بے فیض ہی [illegible] مین نہ کوئی کمال و [illegible] نہ اخلاق و مروت اگر صرف کمال و ہنر ہی ہوتا [illegible]

پہلی عورت کا بیان

وسے بے مروتی کو برداشت کیتے اور کمال و ہنر کے سبب سے اوسکی
قدر و منزلت کرتے اور اوسکی ذات سے بہرہ مند ہوتے یا صرف اخلاق
و مروت ہی رکھتا تو لوگ اوسکے خلق و مروت سے خوش رہتے اور اوسکے
بے ہنر و بے کمال ہونیکا خیال نہ کرتے لیکن جب اوسمین ان دونون مین
سے کوئی بات نہین ہی تو پھر کس کام کا ہی محض بے فیض اور ناچیز ہی جیسے دبلے
اونٹ کا گوشت پہاڑ پر اگر برابر زمین پر ہوتا تو بھلا بےمحنت اور بے مشقت
سمجھ کر کوئی اوٹھا بھی لیتا یا فربہ اونٹ کا ہوتا تو مشقت اور رنج سہکر کوئی اوتار
بھی لاتا اور جب ان دو امر مین سے ایک بھی نہین ہی تو کون آدمی پہاڑ پر سے
ایسے ناقص گوشت کے اوتار لانے کی محنت و مصیبت اوٹھایگا قالت
الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ
أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ دوسری عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوندکی خبر
ظاہر کرنے مین ڈرتی ہون کہ کوئی خبر نہین چھوڑ نہ دون اگر بیان کرون تو اوسکے
ظاہر و باطن کے سب عیب بیان کرون **ف** اس عورت کا نام عمرہ اور اسکے
باپ کا نام عمر تھا اسنے بھی اپنے خاوند کے عیبون کو چند کلمات مین اشارۃً
بیان کیا ہی کہتی ہی کہ مین اپنے خاوندکا حال اس لیے نہین بیان کرتی ہون کہ
اوسکے حالات نہایت طول و طویل ہین شاید کچھ خبرین چھوٹ جائین تو خلاف
عہد اور بے لطف ہوگا کیونکہ جب مین بیان ہی کرنے کو بیٹھی تو مناسب ہی
کہ سارا عیب ظاہری اور باطنی اوسکا بیان کرون اور نہین تو چپ ہی رہنا
بہتر ہی اور ایک مطلب اس عبارت کا یہ بھی ہو سکتا ہی کہ مین ڈرتی ہون

حساب نہین لیتا ہی اور اگر مدمت مراد ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ میرا
خاوند نہایت پر شہوت و بے تمیز و جلد باز ہی جب گھر مین آتا ہی
تو چیتے کیطرح چڑھ بیٹھتا اور جماع سے پہلے ملاعبت مباشرت وملامست
[illegible] محض بے خبر ہی
[illegible] باہر جاتا ہی تو شیر کیطرح [illegible]
[illegible] کے آرام و تکلیف [illegible] پوچھتا
[illegible] مطلب [illegible]
[illegible] قالت السادسة زوجی ان اکل لف
وان شرب [illegible] وان اضطجع [illegible] ولا یولج الکف لیعلم البث
چھٹی عورت [illegible] میرا خاوند اگر کھاوے تو سب [illegible]
اور اگر [illegible] اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے
[illegible] ہاتھ ڈالے کہ میرے [illegible]
ف اس عورت کا نام ہند [illegible]
[illegible] اسکے خاوند [illegible]
[illegible] خاوند [illegible] کیطرح سوا [illegible]
[illegible] جانتا ہو نہایت سنگ دل ہی [illegible]
[illegible] نہین ہوتا دکھ درد مین لحاف کے نیچے ہاتھ ڈال کر
[illegible] کا حال دریافت کرے اور تسلی و تشفی دیوے اور
[illegible] جب لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے [illegible] یہ اشارہ کیا ہو

کر وہ باوجود اتنا دبلا ہونے کے بھی نامو سی شہوت ہو میری طرف ہاتھ
نہین بڑھاتا ہی بلکہ اکیلا منہ چھپا کر سویا کرتا ہی قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ اَوْ
طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ ساتوین عورت
نے کہا کہ میرا خاوند بدکار و نہایت احمق ہی کہ کلام تک نہین کرنے جانتا ہی
سب جہان بھر کے عیب اوسمین موجود ہین ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پھوڑے
یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونون مروڑے ف اس عورت کا نام
یمنی تھا اور اسکے باپ کا نام منقول نہین ہوا اسنے بھی اپنے خاوند کے عیبون کو
صاف صاف مختصر طور سے بیان کیا ہی کہتی ہی کہ میرا خاوند نہایت بدکار
وآوارہ روزگار ہی جہان بھر کے عیب اوسمین موجود ہین اور ایسا بیوقوف
ونادان ہی کہ اوسکو بات بولنے کا بھی سلیقہ وشعور نہین ہی اور بڑا بےرحم
اور بہت غصہ ور ہی اگر تجھے مارے تو ہاتھ پاؤن سر سب توڑ پھوڑ ڈالے
[illegible] بھی [illegible] آوے قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ
[illegible] وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند
چھونے مین جیسے خرگوش اور اوسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو ف
اس عورت کا نام یاسر اور اسکے باپ کا نام اوس تھا اسنے اپنے
خاوند کی تعریف صرف دو جملون مین نہایت فصاحت و بلاغت
کے ساتھ بیان کی ہی کہتی ہی کہ میرا خاوند نازک بدن ہی جسم اوسکا
چھونے مین خرگوش کی طرح ملائم ہی اور نہایت بے تکلف و خوش
وضع [illegible] اور لباس عطر سے بسا ہوا رہتا ہی اوسکے بدن

اور لباس سے عنبر کی سی خوشبو پھیلتی ہی زرنب ایک خوشبودار
گھاس ہی [illegible] اور اس تعریف مین یہ بھی اشارہ ہی کہ وہ ظاہر کا بھی اچھا ہی
اور باطن کا بھی اچھا ہی یعنی نرم مزاج و حلیم و خوش خلق ہی لوگون کے
ساتھ نہایت نرمی سے پیش آتا ہی سختی و درشتی نہین کرتا ہی اور سخی
و فیض رسان ہی ہر شخص کو اوسکی ذات سے فائدہ پہونچتا ہی جیسے زرنب
کی خوشبو سے ہر کوئی فائدہ مند و محظوظ ہوتا ہی قالت التاسعۃ
زَوجِی رَفِیعُ العِمَادِ طَوِیلُ النِّجَادِ عَظِیمُ الرَّمَادِ قَرِیبُ البَیتِ
مِنَ النَّادِ نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لنبے پرتلے
والا بڑی راکھ والا اوسکا گھر نزدیک ہی مجلس و مسافر خانے سے ف
اس عورت کا نام حُبّیٰ تھا اور اوسکے باپ کا نام منقول نہین اونے بھی
اپنے خاوند کی تعریف [illegible] ان کی ہو کہ میرا خاوند اپنی قوم کا سردار [illegible] سبب
سے اوسکا مکان بلند ہی تا مسافر و مہمان و حاجتمند [illegible] دیکھا اوسکے
پاس پہونچین اور قریب ہی قوم کی نشست گاہ سے تا لوگ صلاح و مشورہ
کے لیے بآسانی اوسکے پاس آیا جایا کرین اور اوسکی تلوار کا پرتلا لنبا ہی یعنے
وہ دراز قد ہی پست قد نہین ہی (لنبا پرتلا ہونا دلیل ہی دراز قد ہونے کی
کیونکہ پست قد آدمی کی تلوار کا پرتلا دراز نہین ہو سکتا ہی چونکہ پست قد ہونا
عیب تھا اوسکی درازی قد کو محل تعریف مین بیان کیا ہی) اور مسافر
و مہمان نواز ہی اوسکا لنگرخانہ ہر وقت جاری رہتا ہی اسی سبب سے راکھ
اوسکے باورچیخانے سے بہت نکلا کرتی ہی قالت العاشرۃ زوجی مالک

وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ
إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ دسوین عورت نے کہا
کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک افضل ہے میری اس
تعریف سے اوسکے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین
جب اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونیکا یقین کرلیتے ہین
ف اس عورت کا نام کبشہ اور اسکے باپ کا نام ارقم تھا [illegible] نے
[illegible] روایت میں صراحۃ بیان کی
اور باقی تعریف کی [illegible] بیانات مین اوسکے بیان
اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہین [illegible] سبب سے خانوں مین ہر وقت بندھے رہتے
[illegible] چراگاہ مین کم چرنے جاتے [illegible] اور لاسے کی نوبت نہ آوے
اور [illegible] عورت باجے کی آواز [illegible] کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہوجاتا
[illegible] باجے کا معمول تھا اس سبب باجے کی آواز سنکر
[illegible] تھا قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ
زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ
عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي
فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ
وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ گیارھوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع
ہے واہ کیا خوب ابوزرع ہے اوسنے زیور سے میرے دونون کان جھکا دیے
اور چربی سے میرے دونون بازو بھرے اور [illegible]

... بڑی جان ... [illegible]

پچ یا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سوا دست جھلہ ... [illegible]

اور ... [illegible] ... کا مالک کردیا سو اوسکے پاس میں ... کرتی ہوں

تو نہیں ... کہتا ہو اور سوتی ہوں تو فخر کرتی ہوں اور پیتی ہوں تو

سیراب ہو جاتی ہوں ف اس عورت کا ... [illegible]

نام ... [illegible] ... کنیت ابوزرع تھی ... [illegible]

اور ... [illegible]

... [illegible] ... ذلیل اور محتاج

... [illegible] ... تھے ... [illegible]

... [illegible] ... زرع تھا اور اس سے

... [illegible] ... پہنایا اور طعام ... [illegible]

... [illegible] ... رکھ ... [illegible]

... [illegible] ... سوا ... کوئی کام ... [illegible]

... [illegible] ... پیاری لگتی تھی ... [illegible]

... [illegible] ... نہیں ہوتا تھا ... [illegible]

... [illegible] ... ابوزرع کی ... [illegible]

... [illegible] ... بڑی گٹھریاں اور کشادہ گھر ف

... تعریف ... [illegible]

و [illegible] بڑی گدوانوں کے بچپن سے [illegible] کے لیے [illegible] نغیں [illegible]
[illegible] گھٹریوں مین رکھ دیتی ہی تاوقت [illegible]
[illegible] اوسکو فوراً دیدیتے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اپنی [illegible]
شَعْلَبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْعَفْرِ [illegible]
[illegible] خوابگاہ [illegible] کا بیان [illegible] حلوان کا [illegible]
[illegible] تعریف [illegible] خاوند کے [illegible]
تھا یا اسکی سوت کا لڑکا تھا [illegible]
[illegible] مین سوتا ہی اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تابعدار [illegible]
(چونکہ اہل عرب فربہ وگداز عورت کو پسند [illegible] عورت کو [illegible]
[illegible] اوسکی موٹائی کو محل تعریف مین بیان کیا ہی) اور [illegible]

مادہ کی پہ ہارہی ہی اسواسطے [illegible] کی سوت اوس سے جلتی ہی اور نہایت حسین
و خوش جمال ہی اس سبب [illegible] سے ہمسایہ کی عورتین اوس سے حسد [illegible] کہتی ہین
جَارِیَةُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا جَارِیَةُ اَبِیْ زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِیْثَنَا تَبْثِیْثًا وَلَا
تُنَقِّثُ مِیْرَتَنَا تَنْقِیْثًا [illegible] ابو زرع کی
[illegible] ابوزرع کی لونڈی اور بات کی [illegible] کرتی ظاہر کرکے [illegible]
کھانا [illegible] آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے [illegible]
[illegible] لونڈی کی یہ تعریف [illegible] لونڈی اوسکی امانت دار
[illegible] اور چغلخوری کی عادت اوسمین نہین [illegible]
صفائی بہت ہی [illegible] کوڑے سے مکان کو آلودہ نہین کرتی [illegible]
خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ [illegible] فَلَقِیَ امْرَأَةً [illegible] وَلَدَانِ لَهَا
كَالْفَهْدَیْنِ یَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَیْنِ فَطَلَّقَنِیْ وَنَکَحَهَا ابوزرع
باہر نکلا جب کہ مشکوں مین دودھ [illegible] نکالنے کے [illegible] تھے [illegible]
ایک عورت سے جسکے ساتھ [illegible] چیتے [illegible]
دو انار [illegible] سے کھیلتے تھے سو اوس [illegible] نے مجکو [illegible] طلاق دیا اور [illegible]
سے نکاح [illegible] بیان [illegible]
کہتی ہی کہ وہ ایک [illegible] گھر سے اوس وقت نکلا بسوقت دودھ کو [illegible]
[illegible] نکالتے تھے سو ایک عورت پر وہ عاشق ہو گیا جسکی دو بیٹے [illegible] لڑکے
اوسکے دو انار سے کھیلتے تھے یعنے [illegible] پستان سے دودھ پیتے
تھے پس مجکو طلاق دیکر اوس عورت سے نکاح کرلیا فَنَکَحْتُ بَعْدَہٗ رَجُلًا

سريًا ركب شريًا وأخذ خطيًا وأراح عليّ نعمًا ثريًا وأعطاني
من كل رائحة زوجًا وقال كلي أم زرع وميري أهلك قالت
فلو جمعت كل شيء أعطانيه ما بلغ أصغر آنية أبي زرع پھر مین نے
اوسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوس نے
مجکو چوپائے جانور بہت دیے اور اوسنے مجکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا
دیا اور اوسنے مجھسے کہا کہ کھا ای ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو ام زرع نے
کہا اگر مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا ہی تو ابو زرع کے چھوٹے سے
برتن کے برابر بھی نہ پہنچے **ف** اب دوسرے خاوند کی تعریف بیان
کرتی ہی اور پہلے خاوند کے عیش و آرام پر آہ و حسرت ظاہر کرتی ہی کہتی ہی کہ یہ
دوسرا خاوند جو میرا ہی اگرچہ یہ اپنی قوم کا سردار ہی اور بڑا جوان مرد بہادر
ہی اور بہت کچھ مال و متاع اس نے مجھے دیا ہی اور گھر کے سارے مال و
اسباب کا مالک و مختار بنا دیا ہی اور اجازت عام دی ہی کہ تو بہر قسم جو چاہے
کھا پی اور اپنے کنبے کو کھلا پلا دے ولا لیکن اسکا احسان پہلے خاوند کے
احسان کے مقابل نہایت کمتر ہی عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم كنت لك كأبي زرع لأم زرع رواه الشيخان۔
حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ قصہ مجھسے سنکر حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تیرے
حق مین ایسا ہون جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے حق مین اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے روایت کی ہی **ف** یعنے جب حضرت عائشہ نے
یہ قصہ ملک یمن کی گیارہ عورتون کا حضرت صلعم کے روبرو بیان کیا

تب حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مین بھی تیرا ایسا محسن ہون جیسے ابوزرع
ام زرع کا محسن تھا اور ایک روایت مین یہ استثنا بھی مروی ہے اِلَّا اَنَّہٗ
طَلَّقَهَا وَاِنِّي لَا اُطَلِّقُكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي
لَاَنْتَ خَيْرٌ لِّي مِنْ اَبِي زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ یعنے فرمایا حضرت صلعم نے
کہ ابوزرع نے ام زرع کو پیچھے طلاق بھی دے دیا تھا لیکن [illegible]
طلاق نہ دونگا [illegible] حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ پر میرے ماں باپ [illegible]
[illegible] جیسا ابوزرع تھا ام زرع کے حق مین [illegible]
[illegible] حضرت رسول اللہ [illegible]
محبت [illegible] خلاف جملہ ازواج مطہرات کے [illegible]
اور کا بیان اس مختصر مین نہیں ہو سکتا ہے اگر لکھا جائے تو ایک دفتر
ہو جائے لیکن چند حدیثیں جنمین حضرت صلعم اور حضرت عائشہ کے حسن
معاشرت اور خوش گذرانی اور آپس کی عنایت و مہربانی کا بیان ہے اور
اس [illegible] کے ساتھ اونکو مناسبت تام اور تعلق خاص ہے لکھتا ہون
سو جاننا چاہیے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ
لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ
يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي
بِرِدَائِهِ لِاَنْظُرَ اِلٰى لَعِبِهِمْ بَيْنَ اُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِي
حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِي اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ
الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا کہ قسم اللہ کی

تحقیق دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے رہتے ہوے حجرے
کے دروازے پر اور حبشی لوگ کھیلتے رہتے [illegible] سے [illegible]
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھپاتے تھے مجھے اپنی چادر مبارک سے
تاکہ دیکھون ان کا کھیل آپ کے کان اور مونڈھے کے درمیان سے
پھر کھڑے رہتے میری خاطر سے [illegible] یہانتک کہ مین آپ ہی [illegible]
جاتی پس کرو اندازہ اوس لڑکی کے شوق کا [illegible]
[illegible] اسکا مطلب یہ ہے کہ جو لڑکیان [illegible]
[illegible] دیکھا کرتی ہین اور چونکہ [illegible]
[illegible] تھی اور میری خاطر سے حضرت [illegible] سے اس
حدیث سے حضرت صلعم کی نسبت حضرت [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] ثابت ہوتی ہے اور ابو داود سے روایت ہے [illegible] عائشہ
اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ [illegible]
فَسَابَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ [illegible]
بِتِلْكَ السَّبْقَةِ روایت ہے حضرت عائشہ سے [illegible] حضرت صلعم
کے ہمراہ ایک سفر مین تھین انہون نے [illegible] آپ کے ساتھ
[illegible] آگے بڑھ گئی پھر حضرت سے [illegible] جب مین موٹی ہو گئی
تو دوڑی آپ کے ساتھ پھر آپ مجھ سے [illegible] آگے نکل گئے آپ نے فرمایا کہ یہ
[illegible] آگے نکل جانا [illegible] اوس آگے بڑھ جانے کے ہے کہ پہلے تو مجھ سے
آگے بڑھ گئی تھی یعنی اوسکا بدلا آج پورا ہو گیا اس حدیث سے ثابت ہے

آنحضرت صلعم حضرت عائشہ کے ساتھ نہایت خوش مزاج اور بے تکلف تھے

اور سنن ابو داؤد میں روایت ہی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ أَوْ حُنَيْنٍ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ
فَهَبَّتْ رِيْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ
مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِيْ وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ
فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ أَرٰى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِيْ
عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ
أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ

روایت ہی حضرت عائشہ سے فرمایا کہ تشریف لائے رسول اللہ صلعم
تبوک یا حنین کی لڑائی سے اور حضرت عائشہ کی شہ نشین میں پردہ
پڑا ہوا تھا پس چلی ہوا اور کھول دیا ایک کونا پردے کا گڑیان
پرسے کہ تھین حضرت عائشہ کے کھیلنے کی پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہی
اے عائشہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ گڑیاں میری ہین اور دیکھا
حضرت نے درمیان گڑیون کے ایک گھوڑا کہ اوسکے دو پر ہین لپڑے
کے پس فرمایا حضرت نے کہ یہ کیا ہی جو دیکھتا ہون درمیان اونکے
کہا گھوڑا ہے فرمایا اور یہ کیا ہی جو اوسپر ہی کہا دو پر ہین فرمایا (خوش طبعی کی
راہ سے) کہ عجب گھوڑا ہی کہ اوسکے دو پر ہین کہا کیا آپ نے نہین سنا ہی کہ حضرت
سلیمان کے گھوڑون کے پر تھے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ بات سنکر
آپ ہنسے یہانتک کہ دیکھ لی مین نے ڈاڑھین آپکی - اڑھے توجیہ کیاہی اور صحیح

بیان خوش طبعی

میں روایت ہے عن عائشة قالت کنت العب بالبنات عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وکان لی صواحب یلعبن معی وکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا دخل ینقمعن منہ فیسربهن الی فیلعبن معی یعنی
حضرت عائشہ سے فرمایا کہ کھیلتی تھی میں گڑیوں سے نبی صلعم کے پاس
اور تھیں میری سہیلیاں کہ کھیلتیں ساتھ میرے اور حضرت صلعم جب گھر
میں تشریف لاتے چھپ جاتیں حضرت سے پھر بھیجتے آپ انکو میری طرف
پس کھیلتیں ساتھ میرے پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلعم کو حضرت
عائشہ کی خاطرداری کا بڑا خیال و لحاظ تھا اور نسائی شریف میں روایت ہے
عن شریح [illegible] عائشة رضی اللہ عنها سالتها هل تأكل المرأة مع زوجها
وهی طامث [illegible]
یاکل [illegible]
ثم اخذه فیاخذ [illegible] فیعترق [illegible]
ویدعو بالشراب فیسمی علیه [illegible]
منه ثم اعطیه فیاخذه فیشرب [illegible]
فیه من القدح روایت ہے شریح سے وہ کہتے ہیں [illegible] حضرت
عائشہ سے پوچھا کہ آیا عورت اپنے شوہر کے ساتھ کھا سکتی ہے حیض کی
حالت میں فرمایا ہاں کھا سکتی ہے تھے رسول خدا صلعم بلاتے مجھے پس
کھاتی میں آپ کے ساتھ اور میں ہوتی حیض کی حالت میں اور آپ لیتے
ہڈی گوشت لگا ہوا پھر مجھے قسم دیتے [illegible] کہ [illegible] لیتیں

اور اسکا گوشت [illegible] پھر رکھ دیتی پھر آپ [illegible] پھر دانت سے اوسکا
گوشت کہاتے اور رکھتے اپنا منہ جہان مین نے رکھا تھا اپنا منہ ہڈی پر اور آپ
منگاتے پینے کی چیز پھر قسم دیتے مجھے اوسکے پینے کے لیئے پہلے اس سے
کہ آپ پئین پھر لیتی مین اوسکو پس پیتی اوس مین سے پھر رکھ دیتی اوسکو پھر
آپ لیتے اوسکو پھر پیتے اوس مین سے اور رکھتے اپنا منہ جہان مین نے
رکھا تھا اپنا منہ پیالے پر **تنبیہ** دیکھو آنحضرت صلعم اپنے ازواج مطہرات
کے ساتھ کیسا عمدہ برتاؤ فرماتے تھے اور کسقدر محبت و اخلاق سے پیش
آتے تھے پس مسلمانون کو چاہیے کہ اپنی بی بیون کے ساتھ نہایت حلم
اور بردباری سے زندگی بسر کرین اور ہنسی دل لگی خوش طبعی کے ساتھ پیش
آیا کرین جہان تک ممکن ہو اپنی بی بیون کو خوش و خرم اور راحت و آرام سے
رکھین اور زندگی بہ نرمی اور خوش خلقی کے ساتھ برتاؤ کیا کرین تاکہ روز بروز
آپس مین محبت و الفت ترقی پاتی رہے اور کسی طرح کی رنجش و بے لطفی درمیان
نہ آوے اور دونون کی زندگی آرام و چین سے بسر ہو جاوے — دیکھو انگریز اپنی
جورؤن کے ساتھ کیسی نرمی و خوش اخلاقی کا برتاؤ رکھتے ہین ہنسی دل لگی خوش طبعی
سے ساتھ پیش آتے ہین اور کسقدر آپس مین محبت و پیار کرتے ہین کہ ایک جان
دو قالب ہو جاتے ہین حیف صد حیف کہ یہ سنت نبوی یعنی طرز معاشرت
[illegible] ماننے کے ... مسلمانون مین نہایت کم ہے اکثر میان بی بی مین نا اتفاقی اور
رنج و تکرار و بدخلقی پائی جاتی ہے ایسے لوگ جو اپنی عورتون کے ساتھ خوش مزاج اور
نرم دل رہا کرتے ہون اور آپس مین نہایت میل جول رکھتے ہون بہت کم دیکھنے

اسننے مین آ ... مین۔ اللہ تعالیٰ مسلمانون کو اس سنت پر عمل کرنیکی توفیق دے
آمین ... بعد کرام زریع الی حدیث کی شرح و بیان سے فراغت حاصل ہوئی
جب بیان بی بی کے حقوق ... اچھا برتاؤ کرنے کی حدیثین جو
کتب صحاح مین وارد ہوئی ہین او نمین سے تھوڑی سی اس جگہ دو فصل مین
لکھی جاتی ہین فصل اول بی بی کے حقوق کے بیان مین فصل دوم
خاوند کے حقوق کے بیان مین۔ خاتمہ ہو تو بیچ ... ان ...

پہلی فصل بی بی کے حقوق کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ سب سے بڑا حق بی بی کا خاوند پر یہ ہو کہ اوسکو علم دین بقدر
ضرورت سکھاوے یعنے احکام طہارت و حیض و غسل و استحاضہ وغیرہ
اور مسائل حلال و حرام و فرائض و واجبات بتاوے۔ اگر سکھانے مین قصور کریگا
تو گنہگار ہوگا مشکوۃ شریف مین روایت ہو کہ فرمایا حضرت صلعم نے طَلَبُ الْعِلْمِ
فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ ترجمہ علم سیکھنا فرض ہو ہر مسلمان مرد اور
ہر مسلمان عورت پر۔ اور ظاہر ہو کہ عورت کی تعلیم و تربیت مرد کی سعی و کوشش پر
موقوف ہو اور یہ بھی منقول ہو کہ ایک عورت کے سبب سے چار مرد قیامت
مین پکڑے جاوینگے ایک خاوند دوسرا بیٹا تیسرا باپ چوتھا بھائی۔ بڑا فساد
دین و دنیا کا تو اسی سے ہوتا ہو کہ مرد نہ آپ علم دین پڑھتے سنتے ہین نہ بی بی کو
پڑھاتے سناتے ہین پھر بھلا دین و دنیا کی بھلائی و برائی کیونکر معلوم
تہذیب النسوان مین ہو کہ یہ جو بعضے نادان اور احمق خیال کرتے

[illegible] عورتین پڑھنے لکھنے سے شہرہ [illegible] ہو جاتی ہین انکو [illegible]
نہ چاہیے سو یہ گمان [illegible] بیٹھا ہے [illegible] بیٹھ کر جن عورتون نے علم [illegible]
لکھنے پڑھنے مین [illegible] خوف خدا سے [illegible]
رہین اور دنیا مین [illegible] ہوئین ایک نام [illegible] ہین ہمارے
ہندوستان مین [illegible] شاہزادیون امیرزادیون کو دیکھو کیسی لکھی پڑھی ہین
کہ آج تک اونکی تصنیف کی ہوئی کتابین موجود ہین اور اونکی عفت و عصمت
بھی زمانے مین مشہور و [illegible] ہے اسکے سوا اور ملکون مین دیکھو تو کیسی کیسی عصمت
آفتاب عصمت و عفت والی عورتین گذری ہین جیسے زبیدہ خاتون خلیفہ
ہارون رشید کی بی بی کیسی علم و فضل والی تھین اور آنحضرت صلعم کے بعد شریعت
[illegible] کی بیبیان کیسی عالم و متقی دیندار تھین اور بہت سی عورتین ولی [illegible] ہین
کہ جن کے حالات و قصص [illegible] علما نے کتب مین [illegible] کی ہین اور اون مین اونکے
تقوے و پرہیزگاری اور علم و ہنر کی کیفیت بخوبی لکھی ہے انکے حالات سے دیکھو تو
بےحیائی اور بدکاری کچھ علم و جہل پر موقوف نہین [illegible] جاہل عورتین ایسی
اشد ہی بدکار ہوتی ہین کہ فاحشہ عورتون کو بھی طاق مین بٹھاتی ہین
بلکہ میرے نزدیک تو بےحیائی اور بدکاری جہالت سے ہوتی ہے اور عصمت
و عفت علم سے کیونکہ علم کی وجہ سے ہر عمل نیک و بد کی پاداش کا حال معلوم
ہو جاتا ہے اور اوسکے خوف و رجا کے سبب سے انسان ہر فعل بد سے بچتا
اور ہر نیک کام کی طرف [illegible] میل کرتا ہے پس میری راے مین تو جہان تک
ممکن ہو عورتون کو علم سکھانا چاہیے اگر زیادہ نہ ہو سکے تو اتنا تو ضرور چاہیے

آدمی ان شرائط [illegible] کی سمجھی ہوئی چیز اوپر
کا اوسکے [illegible] دین و ایمان کے [illegible] احکام مثل نماز روزے زکوٰۃ حج وغیرہ
[illegible] اور صحیح [illegible]
اگر [illegible] باعث فقر اور [illegible] سے [illegible] ممنوع [illegible]
[illegible] پر کہ اپنی بی بی [illegible] بچون [illegible] گھر والون کو شرک اور کفر
اور [illegible] رکھے اور فرض واجب ادا کرنے
کی [illegible] آیہ کریمہ [illegible] تعالی فرماتا ہے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ
وَأَهْلِیكُمْ نَارًا ترجمہ اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانون کو اور اپنے گھر والونکو
اوس آگ [illegible] اور خاوند پر [illegible] ہے کہ اپنی حیثیت کے موافق بی بی کا
کپڑا [illegible] ایسا کرے کہ [illegible] کھانے پینے اور اوسکی [illegible]
اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے عَنْ حَکِیمِ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْقُشَیْرِیِّ عَنْ أَبِیهِ أَنَّهُ [illegible]
رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَیْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوَهَا
إِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِی الْبَیْتِ ترجمہ
حکیم بن معویہ قشیری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اونہون نے کہا
کہ عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ کیا حق ہے ہم مین سے ایک شخص کی بی بی کا
اوسپر آپ نے فرمایا یہ کہ کھلاوے تو اوسکو جب خود کھاوے اور پہناوے اوسکو
جب خود پہنے اور نہ مارے اوسکے مونہہ پر (یعنے جب بدکاری اوس سے ظاہر ہو
یا فرائض کو چھوڑ دے تو اوسکے مونہہ پر نہ مارے اور کسی جگہ مارے تو مضایقہ
نہیں اس سبب سے کہ مونہہ پر مارنا منع ہے) اور اوسکے فعل کو برا [illegible]

نسبت نکریا اوسکو گالی نہ دے اور جدا نہ ہو اوس سے مگر گھر میں یعنی اگر
عورت سے جدا رہے تو یہین کوئی مصلحت ہو تو اوسکے بچھونے سے جدا ہو جاوے
نہ یہ کہ اور کسی گھر میں چلا جاوے اور مرد کو چاہئے کہ اپنی بی بی کے ساتھ نیک بات
و نرم مزاجی سے اور محبت و شفقت رکھے خلق و تندخوئی کے ساتھ پیش
آوے چنانچہ ترمذی میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا و
الطفهم باهله ترجمہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بیشک
کامل تر مومنوں کا ایمان کی رو سے وہ ہے جسکا خلق سب سے اچھا ہو اور اپنی
بی بی کے ساتھ بہت نرمی کرتا ہو پس ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مردوں کو
چاہیے جیسا آپ کھائیں پہنیں ویسا ہی اپنی بی بی کو بھی کھلاویں پہناویں
اور مار پیٹ بغیر امر شرعی کے نکیا کریں بلکہ جہانتک ممکن ہو اونکے ساتھ خوش خلقی
و نرمی اور اتفاق اور حسن سلوک سے زندگی بسر کریں بد مزاجی اور سختی نکیا کریں
جیسا کہ ترمذی و دارمی نے حضرت عائشہ سے روایت کی آنحضرت قال
صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاهله وانا خیرکم لاهلی ترجمہ بہتر تم میں کا
وہ ہے جو بہتر ہو تم سب سے اپنے اہل کے حق میں اور میں تم سب سے بہتر ہوں
اپنے اہل کے حق میں پس اس سے معلوم ہوا کہ سب سے بہتر اللہ تعالے
اور خلق کے نزدیک وہ شخص ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بھلائی اور سلوک
کرتا ہے مسلمان کو لازم ہے کہ ہمیشہ اپنی بی بی کے ساتھ پیار و محبت
کا برتاؤ رکھے اور ادنی ادنی باتوں میں جو خلاف مرضی اون سے ظہور میں آویں

نہ ادبھا کرے بلکہ اکثر طرح دیتا رہے کیونکہ اکثر عورتون کے مزاج مین
غصہ اور جہالت بہت ہوتی ہے مرد بھی اگر اونکے ساتھ بدمزاجی کرے تو کجی کی وجہ
سے جو اونکی خلقت مین ہے بہت جلد برائی کیطرف مائل ہو جاتی ہین اور اونکے
دل مین کینہ اور دشمنی ہمیشہ ہوتی ہے اسی سبب سے باہم اتفاق نہین رہتا ہے
پھر مفت مین گھر کی بربادی و تباہی ہوتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی اس حدیث شریف
سے ثابت ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ
شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهُ کَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَکْتَهُ لَمْ یَزَلْ
اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے اونھون نے کہا
کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قبول کرو عورتون کے حق مین وصیت بھلائی کی
اسلیے کہ بیشک عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے اور وہ ٹیڑھی ہوئی ہے اور
بہت زیادہ ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے جو تو چاہے اوسکا سیدھا کرنا تو توڑ دیگا
اوسکو اور اگر چھوڑ دے اوسکو اپنے حال پر ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی پس قبول کرو وصیت
عورتون کے حق مین اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت حوا جو سب عورتون سے پہلے و سب کی اصل ہین حضرت
آدم علیہ السلام کے اوپر کی پسلی سے پیدا ہوئی ہین تو عورت کی اصل پسلی ٹیڑھی ہے اور پسلی کا بالکل
سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بالکل آراستہ ہونا اور اوسکی سب عادتین بدلنا محال ہے
کیونکہ عورتین اصل خلقت مین بداعمال اور کج اخلاق واقع ہوئی ہین مرد اگر
چاہین کہ اچھی طرح اونکو سیدھا کرین اور ہر بات مین اپنی طبیعت کے موافق
کرلین تو یہ ممکن نہین اسلیے کہ اونکی درستی مین اگر زیادہ درشتی کیجاوے

تو طلاق کی نوبت پہونچے گی اسواسطے حضرت صلعم نے اونکے حق مین اپنی
امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہے کہ عورت سے اپنا عتاب نکالے اور اوسکی
بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جاوے ایسے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل
غافل ہو جاوے کہ ناہموار و بد اطوار بنی رہے ہر بات مین ہوا نہ ہو ایسے
کہ زندگی تلخ ہو جاوے اور آخر کو طلاق دینے کی نوبت پہونچے خلاصہ یہ کہ
مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک
فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نہ چاہیے ہان دنیا
کے کامون مین بہت غضب و غصہ اون پر نہ کیا کرین بلکہ اون کے ساتھ
خوش خلقی و نرمی اور دلجوئی سے پیش آوین اور ہراس مین کج خلقی اور تشدد کی
اور بدمزاجی نہ کیا کرین مسلم شریف مین ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے لَا يَفْرَكْ
مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ ترجمہ دشمن نہ رکھے ایماندار
عورت ایماندار کو اسواسطے کہ اگر ناخوش رکھیگا اوسکے ایک فعل و خو کو تو خوش رکھیگا
اوسکے دوسرے فعل و خو کو اس لیے کہ آدمی کے تمام اخلاق و افعال
برے نہین ہوتے اگر بعضے برے ہوتے ہین تو بعضے اچھے بھی ہوتے
ہین پس اوسکے افعال و اخلاق نیک پر نظر کرے اور اوس سے راضی رہے
اور اوسکے افعال و اخلاق بد پر صبر کرے۔ دیکھو آنحضرت صلعم اپنے ازواج
مطہرات کے ساتھ کیسا عمدہ برتاؤ فرماتے تھے اور کس قدر اونکی باتونکی
برداشت کرتے تھے اس بات مین بہت سی حدیثین صحاح کی کتابون مین
وارد ہین ایک اونمین سے یہ حدیث ہے [illegible]

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ
إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ
فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ
يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ
الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ
الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي

ترجمہ روایت ہے انس سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلعم
اپنی کسی بی بی کے پاس تب اور کسی بی بی نے ایک رکابی میں
کھانا بھیجا تو جن بی بی کے گھر میں آپ تشریف رکھتے تھے انہوں نے
خادم کے ہاتھ پر مارا تو رکابی اوسکے ہاتھ سے گر کے ٹوٹ گئی
نبی صلعم نے اوسکے ٹکڑے جمع کیے پھر اوسمین لگے اون کھانے کو جمع کرنے
جو اوس رکابی میں تھا اور کہنے لگے تمہاری ماں نے
غیرت کی پھر خادم کو روک رکھا یہانتک کہ لائی گئی رکابی اون بی بی
کے پاس سے جنکے گھر میں آپ تھے پھر سالم رکابی اون بی بی کے پاس
بھیجدی جن کی رکابی ٹوٹ گئی تھی اور ٹوٹی رکابی کو اون بی بی کے
گھر میں رہنے دیا جنکے گھر میں وہ ٹوٹی تھی پس اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ آپ اپنی بیبیون کے ساتھ کس طرح حلم سے پیش آتے تھے اور
کس قدر اونکی باتونکا تحمل فرماتے تھے اس سے مسلمانون کو چاہیے

کہ اپنی بی بیون کے ساتھ نہایت حلم اور بردباری سے زندگی بسر کریں اور ہنسی
دل لگی اور خوش طبعی کے ساتھ پیش آیا کریں تاکہ بی بیان اون سے راضی
اور خوش رہیں اور حدیث شریف سے بھی اسکی اجازت معلوم ہوتی ہے چنانچہ اسکو
ابوداؤد نے روایت کی ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ
فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي قَالَ هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ ترجمہ روایت
ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ بیشک وہ آنحضرت صلعم کے ہمراہ ایک سفر میں تھین
اونھون نے کہا پس دوڑی مین آپ کے ساتھ پھر آگے نکل گئی مین آپ
سے اپنے پانوں پر پھر جب مین موٹی ہوگئی تو دوڑی آپ کے ساتھ
پس آپ مجھسے آگے نکل گئے آپ نے فرمایا کہ یہ میرا آگے بڑھنا بدلے اوس
آگے نکل جانے کے ہے کہ پہلے تو مجھسے آگے بڑھ گئی تھی اور اس حدیث شریف
سے بھی آنحضرت صلعم کا حسن خلق اور مہربانی کرنا اپنی بی بیون پر صاف ظاہر
ہے غرض کہ ان حدیثون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو امور خلاف شرع نہوان اور
اونمین کسی طرح کی رسوائی اور بدنامی اور گناہ عائد نہوتا ہو ایسی باتون میں انکی
ہی خوشی کو مقدم جانیں اور جہان تک ممکن ہو اپنی بی بیون کو خوش وخرم
اور راحت وآرام کے ساتھ رکھیں اور زندگی بھر نرمی اور خوش خلقی کے ساتھ
برتاؤ کیا کریں تاکہ روز بروز آپس مین محبت والفت بڑھتی رہے اور کسی طرح کی
رنجش وبے لطفی درمیان مین نہ آوے اور دونون کی زندگی آرام وچین سے
بسر ہوجاوے ۔ اور جب شخص کے نکاح مین دو یا تین خواہ چار آزاد عورتین ہون

اوسکو چاہیے کہ اپنی بی بیونکی باری وغیرہ کے حقوق مین برابری کرے یعنے اون کے گھرون مین رات کو باری باری سے رہے کسی کے یہان زیادہ اور کسی کے یہان کم نہ رہے اگر اونکی رعایت مین کچھ فرق کریگا تو قیامت کے دن اوسکا بدن ٹیڑھا ہوگا جیسا کہ ترمذی اور ابوداود وغیرہ مین ہے جسنے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَهُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ ترجمہ جب ایک مرد کے پاس دو بی بیان ہون پھر نہ انصاف کرے بیچ ان دونکے تو آویگا قیامت کے دن اس حالت سے کہ آدھا دھڑ اوسکا گرا ہوگا ہان اگر کوئی بی بی خوشی سے اپنی باری کی رات معاف کردے اور پھر مرد کو اختیار نہ چاہیے جس بی بی کے گھر رہے باری معاف کرنے والی کے پاس نہ رہنے سے گنہگار نہوگا جیسا کہ بخاری ومسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے اِنَّ سَوْدَةَ لَمَّا کَبِرَتْ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جَعَلْتُ یَوْمِیْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لِعَائِشَةَ یَوْمَیْنِ یَوْمَهَا وَیَوْمَ سَوْدَةَ ترجمہ حضرت سودہ جب بوڑھی ہوئین تو کہا یا رسول اللہ صلعم مقرر کیا مین نے اپنا دن آپکی باری کا عائشہ کو پھر رسول اللہ صلعم باری کرتے تھے عائشہ کی دو دن انکا ایک دن اور ایک دن حضرت سودہ کا اور جاننا چاہیے کہ باری کے برتاؤ مین صرف رات کا رہنا شرط ہے دن کو جہان جی چاہے وہان رہے اور جس بی بی کے گھر رات کو رہے اوس سے صحبت کرنا بھی باری مین داخل نہین یعنے صحبت نکرنے سے اس مرد پر کچھ گناہ نہین مگر ہان بغیر عذر شرعی باوجود خواہش طرفین اگر صحبت کرنا ہمیشہ یا مدت تک چھوڑ دے تو بیشک

گنہگار ہوگا اور معلوم کرنا چاہیے کہ محبت و رغبت و مباشرت و مجامعت مین
برابری ضرور نہین ہے کیونکہ طبیعت کی رغبت اور دل کے میلان مین آدمی بعض
بے اختیار و مجبور ہے کسی کے ساتھ زیادہ ہوتی ہے اور کسی کے ساتھ کم چنانچہ
اس مضمون کی حدیث جامع ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ مین مروی ہے
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَهُنَّ فَيَعْدِلُ بَيْنَ نِسَائِهِ
فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ
ترجمہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم باری کرتے تھے اپنی بی بیون کے
درمیان پھر برابری کرتے درمیان اون کے اور فرماتے یا الٰہی یہ میری تقسیم ہے
جس کا اختیار رکھتا ہون پھر ملامت نکر مجھے اوسمین کہ تو ہی اوسکا مالک ہے اور مین نہین
یعنی باری مقرر کرنے کا اور رکھنا کپڑا دینے کا مین مالک ہون اس مین برابری
کرتا ہون لیکن دلی رغبت اور قلبی محبت کا مالک مین نہین ہون مالک
تو اسکا مالک ہے اس مین برابری نہین کرسکتا ہون کسی کے ساتھ زیادہ
محبت ہے کسی سے کم پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برابری باری وغیرہ کی
حقوق مین چاہیے نہ محبت و قلبی رغبت و مباشرت و مجامعت مین

دوسری فصل خاوند کے حقوق کے بیان مین

ایماندار عورتون پر واجب ہے کہ شرعی کامون مین اپنے خاوندون کی نہایت
اطاعت و تابعداری کرین اور اونکو خوب راضی رکھین جہانتک ہوسکے
اونکی ناخوشی اور خلاف مرضی باتون سے بچین اسلیے کہ خدا و رسول نے

فرمان برداری کے بعد عورت کو خاوند ہی کی تابعداری کا حکم ہی اس باب
مین اگرچہ بہت حدیثین وارد ہوئی ہین مگر تھوڑی سی اس جگہ لکھی جاتی ہین
ترمذی شریف مین ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ
لِزَوْجِهَا ترجمہ کہا ابوہریرہؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر مین کسی کو
حکم کرتا سواے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنے کا تو بیشک عورت کو حکم کرتا
کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے یعنے سواے پاک پروردگار کے کسی سے
لیے سجدہ روا نہین اور اگر کسی کے لیے درست ہوتا تو مین عورتون کو
حکم کرتا کہ اپنے خاوندون کو سجدہ کیا کرین کیونکہ عورت پر مرد کا بہت بڑا حق ہی
اور ترمذی مین روایت کی ہی اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ
دَخَلَتِ الْجَنَّةَ ترجمہ حضرت ام سلمہ کہتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
کہ جو عورت مر جاوے اور اوسکا خاوند اوس سے راضی ہو وہ عورت جنت
مین داخل ہوئی اور مشکوٰۃ شریف مین ہی عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ
فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ
اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ ترجمہ انسؓ سے روایت ہی اونھون نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے کہ جب عورت اپنی پانچون نمازین پڑھے اور پورے مہینے کے روزے
رکھے اور اپنی شرمگاہ کو روکے یعنے حرام کاری سے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری

اگر چاہے پیشتر جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ روایت کیا اسکو
ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں اور صحیح بخاری و مسلم میں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ
فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَیْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب مرد اپنی بی بی
کو واسطے صحبت کے اپنی طرف بلاوے اور وہ انکار کرے اور خاوند
اوس سے رات بھر ناخوش رہے تو فرشتے اوس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں
[illegible] روایت ہے طلق بن علی سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَأْتِهٖ وَاِنْ کَانَتْ
عَلَی التَّنُّوْرِ ترجمہ طلق بن علی سے [illegible]
فرمایا جب اپنی بی بی کو [illegible] تو چاہئے کہ وہ
پاس آوے اگرچہ تنور پر ہو یعنی اگرچہ روٹی کا ہونا [illegible]
ہو اور ہونے کا بھی خوف ہو جیسے روٹی پکاتی ہو تو بھی تب بھی اوس کام کو
چھوڑ کر بلا دیر اوسکے پاس حاضر ہو جاوے۔ اور عورت پر لازم ہے کہ بغیر
اجازت شوہر باہر نکلے خطیب سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے
اَیُّمَا امْرَاَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَیْتِهَا بِغَیْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا کَانَتْ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ
حَتّٰی تَرْجِعَ اِلٰی بَیْتِهَا اَوْ یَرْضٰی عَنْهَا زَوْجُهَا ترجمہ جو عورت بے حکم
شوہر اپنے گھر سے باہر نکلے وہ اللہ تعالی کے غضب و غصہ میں رہتی ہے
یہاں تک کہ پھر آوے اپنے گھر اور راضی ہو جاوے اوس سے [illegible] شوہر

پس ان سب حدیثون سے یہ ثابت ہوا کہ خاوندون کے حق بی بیون پر
بہت ہین اور اونکی رضامندی اللہ و رسول کی خوشنودی کا باعث ہی
اور اونکو ناراض رکھنا اور اونکی اطاعت نکرنا جنت کو ہاتھ سے
دینا اور خدا و رسول کی خفگی مین گرفتار ہونا ہی لیکن عورت پر خاوند کی اطاعت
و تابعداری جبھی تک ہی کہ شریعت کے خلاف نہو - و جب بری بات خلاف شرع
کرنیکو کہے تو ہرگز اوسکی تابعداری نکرے - بلکہ خدا و رسول کی تابعداری
کو اوسکی تابعداری پر مقدم رکھے حدیث صحیح مین وارد ہی لَا طَاعَةَ
لِلْمَخْلُوْقِ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ - ترجمہ کسی مخلوق کی تابعداری جائز نہین
خدا تعالی کے گناہ مین - اور عورت پر واجب ہی کہ خاوند کے مال و اسباب کی
حفاظت کرے بغیر اجازت اوسکی کوئی چیز اپنے یا بیگانے کو ندے بخاری
و مسلم نے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلعم نے وَالْمَرْأَةُ رَاعِیَةٌ عَلٰی بَیْتِ
زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ ترجمہ اور عورت نگہبان ہی اپنے
خاوند کے گھر پر اور اوسکے فرزند پر اور وہ قیامت مین پوچھی جاویگی
خاوند و فرزند کے حق سے یعنے اوس سے پوچھا جاویگا کہ تونے اپنے خاوند
و فرزند کا کیا کیا حق ادا کیا مگر ہان کھانے پینے کی چیزین محتاج و سائل
و قرابت والون کو موافق دستور کے بغیر اجازت شوہر کے بھی دے سکتی ہی
اور اس صورت مین اوسکو نصف ثواب ملیگا صحیح بخاری و مسلم مین ہی کہ فرمایا
حضرت صلعم نے اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ کَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَیْرِ اَمْرِهٖ
فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ ترجمہ جب خرچ کرتی ہی عورت اپنے خاوند کی کمائی

بغیر اوسکی اجازت کے تو اوسکو ملتا ہی آدھا ثواب اور اگر خاوند کی اجازت سے
خرچ کریگی تو پورا ثواب پاویگی جیسا کہ صحیحین کی حدیث سے مفہوم ہوتا ہی
اور جس عورت کا خاوند بخیل اور تنگ دل کھانا کپڑا خرچ ضروری کے دینے
مین تنگی اور کنجوسی کرتا ہو تو اوس عورت کو جائز ہی کہ بقدر حاجت و ضرورت
اوسکے روپے پیسہ وغیرہ مین سے بغیر اطلاع اوسکے خفیہ لے لیا کرے
اس امر کی اجازت حدیث شریف سے ثابت ہوتی ہی جیسا کہ بخاری اور
مسلم نے روایت کی ہی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ هِنْدَ ابْنَةَ
عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ
مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ
مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ ترجمہ روایت ہی عائشہ سے کہ عتبہ
کی بیٹی ہندہ نے کہا کہ یا رسول اللہ بیشک ابو سفیان بخیل ہی اور نہیں دیتا
مجھکو جو کفایت کرے مجھے اور میری اولاد کو مگر جو لیا مین نے اوسکے انجان پنے
مین سو فرمایا لے اوسقدر جو کفایت کرے تجھے اور تیری اولاد کو موافق دستور کے
اور عورتون کو چاہیے کہ شوہرون کے احسان و نعمتون کی ناشکری نکرین
[illegible] وقت [illegible] شکایت و ناشکری [illegible] عمر کے آرام و راحت کو بسبب تکلیف
[illegible] حال مین [illegible] شریف [illegible] فرمایا آنحضرت صلعم نے
رَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ فَقَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ
بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ
ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ترجمہ [illegible]

عورتون کو دیکھا صحابیون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کس وجہ سے یہ
عورتین دوزخ مین زیادہ جاوینگی فرمایا بہ سبب اپنے کفر کے عرض کیا
گیا کہ کیا خدا کا کفر کرتی ہین فرمایا نہین شوہر کا کفران نعمت کرتی ہین اور
احسان کرنے والے کی ناشکری کرتی ہین یہانتک کہ اگر تو انمین سے کسی کے
ساتھ ہمیشہ نیکی کرے پھر تجھ سے کچھ برائی دیکھے تو اوسی وقت کہے کہ مین نے
تجھسے بجز برائی کے کبھی نیکی نہین دیکھی

خاتمہ عورتون کے عیبون کے بیان مین

بعض اہل تجربہ لکھتے ہین کہ عورتون مین چند برائیان ہین اگر اونکو چھوڑدین
تو ولی ہوجائین اور دوزخ سے نجات پاوین وہ یہ ہین ۱ پہلی برائی یہ کہ شوہر
کا شکر نہین کرتی ہین اگر تمام عمر شوہر انکو نعمت مین رکھے اور ایک مرتبہ
اپنی خواہش کے موافق نہ پاوین قسم کھا کر کہتی ہین کہ مین نے تجھسے کبھی
راحت نہین پائی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو بندیکا شکر گذار نہین وہ خدا کا بھی شکر گذار نہین
پس کفران نعمت کے سبب سے دوزخ مین جاوینگی ۲ دوسری برائی
یہ ہے کہ اگر کسی مرض یا بلا مین مبتلا ہوتی ہین صبر نہین کرتی ہین بلکہ اسقدر جزع
و فزع کرتی ہین کہ کلمات کفر کے انکی زبان سے جاری ہوتے ہین ۳ تیسری
برائی یہ ہے کہ اگر شوہر کوئی بات پوشیدہ رکھنے کے لئے منع کردے کہ کسی سے نہ کہنا
جب تک اوسکو نہ کہ لین خاطر جمع انکی نہو اسلیے کہ ناقصات عقل ہین
اور کم حوصلہ اور یہ خصلت انکی خلقی ہے ۴ چوتھی برائی یہ ہے کہ اگر کوئی حاجت

شوہر سے طلب کرتی ہین اسقدر اوسکو عاجز و تنگ کرتی ہین کہ نہایت پریشان
ہوجاتا ہی جب تک اونکی حاجت نہین برآتی ہی قرار نہین لیتی ہین اور اکثر اونکا شوہر
مضطرب ہوکر مرتکب ناشروع کام کا ہوجاتا ہی ۵ پانچوین برائی یہ ہی کہ شوہر
و اولاد کو غصے کی حالت مین گالیان بہت دیتی ہین اور کوستی ہین ۶ چھٹی
برائی یہ ہی کہ جو حاجت اپنے شوہر سے طلب کرتی ہین اگر وہ حاجت روا نہوئی
تو عورتون سے شوہر کی شکایت کرتی ہین ۷ ساتوین برائی یہ کہ بہت چیز ملے
اوسکو حقیر کرکے بیان کرتی ہین یعنے اگر شوہر بہت کچھہ دیتا ہی تو بھی اوسکو کہتی ہین
کہ ہمکو کیا دیا کچھہ نہین دیا ۸ آٹھوین برائی یہ ہی کہ جو چیز حد سے زیادہ اوسکے دینے
مین بھی بخل کرتی ہین اسطرح کھانا وغیرہ کہ سڑجاوے مگر مستحق کو نہین دیتین تلف
کرڈالتی ہین یہ بات بھی عورتون مین جبلی و خلقی ہی ۹ نوین برائی یہ ہی کہ آپس مین جب
بیٹھتی ہین بجز شکایت و حکایت دنیا کے کوئی بات نیک نہین کرتی ہین غیبت
بہت کرتی ہین اور غیبت اوسے کہتے ہین کہ پیٹھہ پیچھے کسی کا
وہ عیب بیان کرنا جو اوس شخص مین موجود ہی اور اگر ایسے
عیب کو بیان کیا جو اوس شخص مین نہین ہی تو اسکو غیبت نہین بہتان
کہتے ہین اگرچہ غیبت کی عادت مردون مین بھی ہی لیکن عورتون مین حد سے زیادہ
ہی اور غیبت نہایت بری چیز ہی حدیث شریف مین وارد ہی اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا
یعنے غیبت زنا سے بدتر ہی ۱۰ دسوین برائی یہ ہی کہ جھوٹھہ بہت بولتی ہین اگرچہ
مرد بھی جھوٹھہ بولتے ہین مگر عورتین حد سے زیادہ جھوٹھہ بولتی ہین یہان تک کہ اگر
لڑکے کو دودھہ پلانا منظور نہین ہوتا ہی اور وہ روتا ہی تو اوسکی تسلی کے لیے

پانچوان عیب

چھٹا عیب

ساتوان عیب

آٹھوان عیب

نوان عیب

دسوان عیب

کرتی ہین کہ انکو تعویذ دین جب وہ آتا ہی تو اوسکو بہلا دیتی ہین اور اسکا وہ بیٹھہ
نہین سمجھتی ہین مگر اونکے نامۂ اعمال مین دروغ لکھا جاتا ہی چنانچہ ابوداود مین
وارد ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا
كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ یعنے آگاہ ہو کہ اگر تو کسی سے کسی چیز کا
وعدہ کرے پھر اوسکو کچھ نہ دے تو تیرے نامۂ اعمال مین جھوٹ لکھا جائیگا
انسان عورتون مین برائی یہ ہے کہ مکر اور حیلہ کرنے اور فریب دینے مین اوستاد ہوتی ہین
چنانچہ تواریخ وقصص کی کتابون مین انکے مکر وفریب کا حال اہل علم نے بتفصیل
بیان کیا ہی اور اللہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ یعنی تمہارا
مکر بڑا ہی لیکن یہ عیب عورتون مین نہین ہوتا ہی بلکہ اکثر عورتین باعصمت عفیف
ہوتی ہین مکر اور فریب کا نام تک نہین جانتی ہین اور بعض عورتین جنات
وپریون کے آسیب کا مکر پھیلاتی ہین چارپائی پر بیٹھکر جھومتی اور سر دھنتی
ہین اور عجیب وغریب باتین کرتی ہین پھر تو اونکے عزیز واقارب کی
کارروائیان اور تدبیرین قابل دید وشنید ہوتی ہین کبھی تو جھاڑنے پھونکنے
والون کو بلاتے ہین اور کبھی ملاؤن کو لے آتے ہین اور کبھی نذر گھونگھنی
لیجاکر مجاورون کے حوالے کرتے ہین پھر وہ مکر اور فریب کے بازار چلاتے ہین قبرون
کی خاک گھولکر چٹاتے ہین اور اس ذریعہ سے بہت کچھ نقد ومال کھینچتے ہین چنانچہ
بہار اور بنگال اور کچھوچھہ وغیرہ مین خاص اسیکا میلا لگتا ہی دور دور سے وہان لوگ
آتے ہین اور اپنا دین وایمان دیجاتے ہین اور کبھی اوس عورت کو بلاتے ہین
جو اس کام مین مشاق اور مشہور ہوتی ہی اور وہ آکر بی بی کہلاتی ہے اور بیچ پر بیٹھکر

شاد ہو عذر دستو شیولگا نہایت خلقت سے قبلت تین پوچھ ور مراسون کے
رنگ و اسکے پڑ ہست ہو کر بہت پھر جھٹی اللہ سرد ہو تی ہی اور اون عورت
کو بھی اپنے ڈھب پر کر لیتی ہی اور اوسکی زبان سے کہلا دیتی ہی کہ مجھے فلان
فلان پیر و شہید آتے ہین پھر تو عورتین ناقصات عقل اوسکے سامنے سجدہ
کرتی ہین اور منتین مانتی ہین تب وہ مکارہ سر اوٹھا کر کسی کو تسلی دیتی ہی
اور کہتی ہی کہ جا تیری مراد پوری ہو جائیگی اور کسی پر خفا ہوتی ہی اور بکرا انڈہ
گھنگرا اور مالیدہ وغیرہ کی فرمایش کرتی ہی اور دھمکا دیتی ہی کہ اگر تو اسقدر
نہ لائیگی تو تیرا بیٹا یا خاوند مر جائیگا۔ پھر وہ عورت اندر سیاہ کے بڑی
دھوم دھام سے اوس منت کو پورا کرتی ہی ایسی مکر و فریب والی عورتون
سلمانون کو خدا بچاوے تنبیہ جاننا چاہیے کہ جنات و پریون کے
آسیب کا مکر وحیلہ چند اغراض نفسانی کے حصول کے لیے اکثر جوان عورتین
بیوہ اور بے خاوند والیان کیا کرتی ہین پھر بعض عورتین تو اس ذریعہ سے
منزل مقصود تک پہونچ کر فائز مرام ہو جاتی ہین اور بعض جو محروم و ناکام
رہ جاتی ہین تو پھر تقاضاے جوانی و خواہش نفسانی ننگ و ناموس کو
بالاے طاق رکھکر برملا بے غیرتی و بے شرمی پر کمر باندھکر وہ کام کر گذرتی
ہین کہ اپنے خاندان کی عزت و شرافت کو خاک مین ملا دیتی ہین اور جب
بھنڈا پھوٹ جا اس تک جانے کی نوبت آتی ہی تو بے باک و بے حجاب
ہو کر سارا ماجرا و سرگذشت اپنا بیان کر کے اپنے آشنا کا ہاتھ پکڑ اوسکے
ہمراہ ہو جاتی ہین پھر دوست اور رشتہ دار و اقارب سے بچھڑ ہو منہ چھپانے

اور سر جھکانے کے کوئی تدبیر نہین آتی ہے خصوصاً اس صوبہ بہار کے
اکثر دیہات و قصبات و بلاد مین اس تقصیر سے بچے نہین ہر دو دیہات [illegible]
نامی و گرامی و عالی خاندان جنکو اپنے حسب و نسب و شرافت پر گھمنڈ تھا
جب اونکی بیٹیان اور بہوئین عین عالم شباب مین بیوہ ہوگئین تو علماے ہند
وستان نیک کردار نے اونکو سمجھایا کہ کفار کے رسم و رواج کا [illegible]
اور خدا و رسول کے تابعدار ہونے بخوشی و رضا ان بیچاریون کا نکاح ثانی
[illegible] لیکن چونکہ اون ستمگارون کو رسوم کفار پر افتخار اور سنت نبوی سے ننگ و
عار تھا لہذا اونکے خیال خام مین یہ پند سودمند نہ آیا پھر چند لوگون سے بعد
و نصیحت عورتون کے مخفی سے اون صاحبون نے اسقدر رسوائی اور
بے آبروئی اوٹھائی کہ اوسکے بیان کرنے مین غیرت و شرم آتی ہے پس اہل اسلام
والون پر لازم و واجب ہے کہ بیوہ عورتون کا نکاح ثانی ضرور کردین ورنہ دنیا کی رسوائی
اور آخرت کی ذلت و خواری مین گرفتار ہونگے - اگرچہ نکاح ثانی کی ترغیب
و تاکید مین علما نے متعدد رسالے نظم اور نثر مین لکھے ہین لیکن جو کتاب
جناب نواب شاہجہان بیگم والیہ بھوپال دام ملکہا کی [illegible] باب
مین بے نظیر ہے خاص اوسکا یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالی نے نماز روزہ
حج زکوۃ وغیرہ کے احکام قرآن شریف مین سب مسلمانون کے لیے مقرر
فرمائے ہین اسیطرح بیوہ عورتون اور طلاق والیون کے نکاح کر دینے کا
حکم بھی اپنی کتاب مجید مین بیان فرمایا ہے جیسا کہ دوسرے پارے کے چودھوین
رکوع مین ارشاد ہوا ہے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

ان ینکحن ازواجهن اذا تراضوا بینهم بالمعروف ذلک یوعظ به
من کان منکم یؤمن بالله والیوم الآخر ذلکم ازکی لکم واطهر والله یعلم
وانتم لا تعلمون ترجمہ اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچیں
اپنی عدت تک تو اب نہ روکو ان کو کہ نکاح کر لیں وہ اپنے خاوندوں سے
جب راضی ہو جاویں آپس میں موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اوسکو جو کوئی
تم میں یقین رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اسمیں سنوار زیادہ ہے تمکو اور
ستھرائی اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے [illegible] سے ثابت
ہوتا ہے کہ جب عورت کو طلاق ہو جاوے اور عدت یعنی تین حیض گزریں اوسکے بعد
اگر [illegible] نکاح نے طلاق دی اوسکے سوا کسی اور سے اپنا نکاح ثانی
[illegible] کسی وارث کو [illegible] نہیں پہنچتا کیونکہ اللہ تعالی نے
عورت [illegible] حکم دیا ہے کہ عورت نکاح ثانی کرنا چاہے
تو [illegible] بلکہ ان کو رغبت دلانی ہے کہ نکاح ثانی کر دینے میں تمہارے
لیے بہت سنوار اور [illegible] طرح کی تنبیہ بھی فرمائی یعنی
[illegible] ارشاد کیا کہ یہ حکم اوسکے لیے ہے جو اللہ اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہے
[illegible] ہوا کہ جو شخص اس حکم کو نہ مانے اور اسپر عمل نہ کرے بلکہ اسکو ننگ و عار
سمجھے تو وہ شخص منافق ہے سچا مسلمان نہیں اور اسی رکوع میں [illegible] نکاح ثانی
کے باب میں یہ آیت بھی وارد ہوئی ہے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا
یتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا فاذا بلغن اجلهن فلا جناح علیکم
فیما فعلن فی انفسهن بالمعروف والله بما تعملون خبیر ترجمہ اور جو لوگ مر جاویں

تم مین سے اور چھوڑ جاوین عورتین وہ انتظار دیوین اپنی جانون کو چار مہینے
اور دس دن کا پھر جب پہونچ چکین وہ اپنی عدت کو تو تم پر گناہ نہین جو وہ اپنے حق مین کرین
موافق دستور کے اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے پس اس آیت شریفہ سے بھی معلوم ہوا
کہ بیوہ عورت کو اوسکی عدت گذرنے کے بعد نکاح ثانی کرنے کا اختیار حاصل ہے اور
ورثا مین سے (میکے کے ہون یا سسرال کے) کسی کو ممانعت نکاح کی نہین پہونچتی
اور اٹھارھوین پارے سورہ نور کے چوتھے رکوع مین صراحت سے ارشاد فرماتا
ہے وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ترجمہ اور بیاہ دو بیوہ رانڈون اپنے اندر
اور جو نیک ہون تمہارے غلام اور لونڈیان اگر وہ مفلس ہونگے اللہ انکو غنی
کر دیگا اپنے فضل سے اور اللہ سمائی والا ہے سب جانتا پس اس آیت مین
اللہ تعالی نے بیوہ عورتون کے والیون کو صاف یہ حکم فرمایا کہ وہ انکا دوسرا
نکاح کر دو اور اس سے نکاح ثانی کی بہت بڑی تاکید سمجھی جاتی ہے اس سبب سے کہ
اول تو اللہ تعالی نے اس آیت شریف مین صیغہ امر کا جو وجوب پر دلالت
کرتا ہے ارشاد فرمایا اور دوسرے یہ بھی فرمایا کہ جو مفلس ہو گئے ہون اونکو غنی
کر دیگا یعنے نکاح ثانی ایسا عمدہ فعل ہے کہ اللہ تعالی اوسکی برکت سے محتاجی دور
کر دیگا تیسرے مِنْ فَضْلِهٖ کے لفظ سے یہ ثابت ہوا کہ بیوہ عورتون کے
نکاح ثانی کرنے سے پروردگار کی عنایت خاص متوجہ ہوتی ہے جب ان آیتون سے بیوگان کا دوسرا
نکاح کر دینا حکم اور اوسکی فضیلت ثابت ہوئی تو سب لوگون کو چاہیے کہ اپنی رانڈون کو نکاح ثانی
کی ترغیب دیا کرین اور ہمیشہ اوسکے کرنے کی خوبیان اور نہ کرنے کی برائیان جو قرآن مجید اور حدیث شریف

شریعت مین اونکے سامنے بیان کیا کرین تاکہ وہ اوسکو عیب نہ سمجھین جب کفو ملجاوے تو بلا تامل
نکاح ثانی کر دین جیسا کہ ترمذی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال یا علی ثلث لا تؤخرہن الصلوۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت
لہا کفوا ترجمہ بیشک نبی صلعم نے فرمایا تین چیزین دیر نہ کیجاوین نماز جب اوسکا وقت آجاوے
اور جنازہ جب حاضر ہو جاوے اور رانڈ جب اوسکا کفو ملجاوے۔ اور اسی مضمون کی اور بھی کئی آیتین
اور حدیثین ہین اختصار کے لیے اسیقدر پر کفایت کی گئی اس واسطے کہ عمل کرنے کو ایک ہی
آیت بس ہے اور اس باب مین تو بہت آیتین اور بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین پھر اپنے
ہوائے نفسانی اور جہالت و نادانی کے پیرو ہوکے قرآن مجید اور حدیث شریف کے حکمون سے
منہ موڑنا اور بت پرستون کی رسم کے موافق بیوہ اور طلاق والیون کو نکاح سے روکنا
اور اس بات کو اچھا سمجھنا اور جس عورت نے موافق حکم خدا و رسول کے دوسرا خاوند کر لیا ہو
اوسکو ذلیل و خوار جاننا صریح قرآن شریف کی آیتون کا جھٹلانا اور سنت نبوی سے منہ
پھیرنا ہے کلام الٰہی کے ایک حرف کا بھی جھٹلانا اور اوسکا انکار کرنا بالاتفاق کفر ہے پھر یہ جاہل مسلمان کیونکر
لائق ہین کہ بیوہ اور طلاق والیونکو نکاح ثانی سے منع کرین دیکھو سواے حضرت عائشہ کے
اور سب بیبیان خاص آنحضرت صلعم کے نکاح مبارک مین دو دو تین تین نکاح کے بعد آئی تھین
چنانچہ حضرت خدیجہ جو سیدۃ النسا حضرت فاطمہ زہرا کی ماں اور سب بیبیون سے افضل تھین دو نکاح کے
بعد آپکے نکاح سے مشرف ہوئین اسیطرح حضرت حفصہ اور حضرت زینب اور حضرت میمونہ
اور حضرت ام سلمہ اور حضرت سودہ اور حضرت ام حبیبہ اور حضرت جویریہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہن
ان سب نے دو دو تین تین نکاح کے بعد آپکے نکاح مین آئی تھین علاوہ انکے سوا حضرت فاطمہ
کے اور صاحبزادیونکا خود ہی آنحضرت صلعم نے دوسرا نکاح کر دیا تھا اور ام کلثوم حضرت فاطمہ

کی صاحبزادی کے چار نکاح ہوئے ہیں پھر ان بیبیوں سے زیادہ شریف اور صاحب عزت و عفت
کون ہو جو اپنی پارسائی اور شرافت کی وجہ سے نکاح ثانی کو برا سمجھے اور دوسرا نکاح کرنیوالیکو بیحیا اور
ذلیل و خوار جانے پس بیان مذکور سے انکو لازم ہے کہ اپنی جہالت و نادانی کو چھوڑ کے قرآن شریف حدیث
اور سنت نبوی کے مطیع ہون اور ہندؤن کی رسمونکو نہ اختیار کرین اور اس بدعت سے چھوٹ کر امت
میں جاوین اسلیئے کہ سواے ہندؤن کے اور سب اہل کتاب کے نزدیک نکاح ثانی بدعت نہیں
بلکہ کسی دین اور کسی ولایت میں سواے ہندوستان کے اس امر کو معیوب نہیں جانتے اور جو اسکو
برا جانتے ہیں وہ لوگ ایسا ہی پھل پاتے ہیں اسلیئے کہ بیوہ اور مطلقہ عورتوں کو بے نکاح
بٹھا کر طرح طرح کی آفتون اور مصیبتون اور انواع و اقسام کی بے غیرتیون اور بے شرمیون
اور رسوائی اور فتنون میں گرفتار ہوتے ہیں اور وہ بیچاریاں بھی اپنا پیٹ مار کے ورثا کی جان
بکر کے چپ بیٹھی رہتی ہیں اور ہر طرح کی مصیبت اوٹھاتی ہیں یا شیطان کے اغوا سے
جو بری چیز زنا وغیرہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور اگر حمل رہ جاتا تو بعد اوسکو گرانا چاہتی
ہیں اور گرانے کے صدمے سے یا تو خود ہی مرجاتی ہیں نہیں تو زہر وغیرہ کھا کر اپنی جان کھوتی
کھوتی ہیں یا اونکے وارث غیرت کی راہ سے اونکو مار کے آپ ملزم حبس ہوتے ہیں اور جو بعض عورتیں
اپنی جان نہیں دیتیں تو بچے کا تو ضرور ہی خون کرتی ہیں اسلیئے کہ کوئی اسقاط ... ہوتی ہے اور کوئی
رہ ... بچے کو مار کے پھینک دیتی ہے اور جو خوف خدا اور محبت کی وجہ سے مار نہیں تو بچہ کو زندہ
ادھر اودھر پھینکتی پھرتی ہے اور ورثا صفت میں دقتوں میں پھنستے ہیں اس لیئے
کہ حمل گرانا یا بچہ ہونا ایسا نہیں ہے کہ گھر میں کانوں کان کسی کو خبر نہ ہو بلکہ
اونکے ورثا خود اس فعل بد میں اونکی مدد کرتے ہونگے کیونکہ ایسے کام
اکیلی عورت سے نہیں ہو سکتے جبتک کہ کوئی اور معاون نہو اور بغیر

کیا غرض ہی کہ مدد کرے پس اس سے معلوم ہوا کہ ورثا خود اپنی پریشانی
اور اونکی تکلیف کے باعث ہوتے ہین اس واسطے کہ رنڈوے بیچاریان بنا نہین
تو اسقاط اور بچہ چھپانے کی ایذا اٹھاتی ہین اور آخرت مین زنا اور خون
وغیرہ کا عذاب اپنے ذمے لیتی ہین اور ورثا دنیا مین تو اونکی عیب پوشی
اور آبرو اور جان بچانے کی فکر مین پریشان اور سرگردان رہتے ہین
اور آخرت مین خدا اور رسول کی نافرمانی اور اپنی دیوثی مین گرفتار ہونگے
پھر نہین معلوم کہ بیوہ اور طلاق والیون کو نکاح ثانی سے روکنے مین
کیا [illegible] ہی اور کنواریون کی اسقدر خوشی جلدی شادی کرنے
[illegible] بالغ بھی نہین ہونے دیتے کیا [illegible] بیوہ ہوگئی [illegible]
[illegible] کسی [illegible] واقف نہین ہوتی اور نہ کسی طرح کا اوسے
[illegible] ماں باپ کے گھر مین [illegible] رہتی ہی
اور [illegible] نکاح کر دیتے ہین اور [illegible]
[illegible] کیا کیا [illegible] اونکی شادی مین
[illegible] روپیہ [illegible] خرچ [illegible] اگر [illegible]
[illegible] بھیک مانگ کے اونکی شادی [illegible]
بیوہ اور طلاق والی کو اگرچہ لیسی ہی جوان ہو گھوٹ گھوٹ کر بٹھاتے ہین
[illegible] طرح کی ترغیبین بیٹھنے کے لیے اوسکو دیتے ہین [illegible]
[illegible] سمجھتے ہین [illegible] اور زیور وغیرہ سے ایسا [illegible] کہتے ہین کہ
[illegible] کپڑے تک نہین پہننے دیتے اور ہر تقریب مین اوسکو ذلیل

اور حقیر کہتے ہین یعنی عزیزون بی بی کی شادی مین مونہہ در مونہہ کہتے ہین
کہ یہ چینہ دلہ دولہن کی ہی اسکے بیوہ ہاتھہ نہ لگاوے گویا اوسکی بدبختی محفل
مین ہر ایک کو جتاتے ہین اور دوست بنکر ہر طرح ستاتے ہین اونہی باتون کے
واسطے تو اسقدر تنگی اور آپ چار پر بھی قناعت نہین کرتے بلکہ بعضے سات
سات حرمین کر لیتے ہین اور جو کوئی عورت اون مین سے مر جاوے تو آپ
تیسرے ہی روز اپنے نکاح کا پیغام بھیجتے ہین اور اون غریبون کو جو طرح طرح کی
لذت اور دنیا کے مزے سے واقف ہو چکی ہین ناحق نکاح سے روکتے ہین
وہ بیچاریان بھی وارثون کی جان پر صبر کر کے گھر مین چپ بیٹھی رہتی ہین اور
اپنے دین و دنیا اور جوانی کو خاک مین ملاتی ہین اور وارثون کی خوشی کے
لیے زبردستی اپنے جی کو مار کے ظاہر مین لوگون سے کہتی ہین کہ اب ہمارا
جی نکاح کو نہین چاہتا ہمکو مرد کی خواہش نہین انصاف سے دیکھو تو یہ بات
اونکی صرف ورثا کی رضامندی کے لیے ہی ورنہ جی تو خاوند ہی کو چاہتا ہی
اور غور کرنا چاہیے کہ اگر اونکا خاوند زندہ اور موجود ہوتا تو پچاس ساٹھہ برس
اون سے صحبت کرتا رہتا اور وہ بچے جنا کرتین اور اتفاقاً اگر خاوند کسی
سبب سے اونکے ساتھہ صحبت کرنے سے باز رہتا تو اوسکا شکوہ شکایت
کرتی رہتین بخلاف بیوہ کے کہ اگر بارہ برس کی عمر مین بھی رانڈ ہو جاوے
تو یہی کہتی ہی کہ مجھے مرد کی خواہش نہین ہی سو یہ کہنا اوسکا محض وارثون کی
خوشی یا اونکی تعلیم کے سبب سے معلوم ہوتا ہی اس لیے کہ خاوند کے ہوتے
ہوئے تو بڑی عمر تک صحبت سے سیر ہی نہوتی اور اوسکے مرجاتے ہی اگرچہ

چھوٹے ہی سن کی ہو مرد کی خواہش نہ رہنا اسکے معنی کسی عاقل کی سمجھ
ت نہین آتے اور ایک قوی دلیل اس امر پر کہ مطلقہ اور بیوہ کا جلد نکاح کر دینا
بہتر ہی اور سکو ٹھہرا رکھنا چاہیے یہ ہی کہ پہلے اللہ تعالی نے سال بھر ت
بیوہ کی عدت کی معین فرمائی تھی جیسا کہ دوسرے پارے کے پندرھوین
رکوع کی اس آیت سے ظاہر ہی وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا
وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ترجمہ اور جو لوگ
مر جاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین عورتین وصیت کر دین اپنی عورتون
کے لیے خرچ دینا ایک برس کا نہ نکال دینا پھر اوسی پارے کے چودھوین
رکوع مین اس بڑی عدت کو منسوخ فرما کر چار مہینے دس دن مقرر فرمائے
پس اس سے ثابت ہوا کہ بیاہی عورت چار مہینے دس دن سے زیادہ
بے مرد کے نہیں رہ سکتی کیونکہ اللہ تعالی سب کا خالق ہی وہ اپنی مخلوق
کی بھلائی برائی کو خوب جانتا ہی اوسی کو خبر ہی کہ اس سے اتنا ضبط ہو سکیگا
زیادہ غیر ممکن اسیواسطے سال بھر کی عدت کو منسوخ فرما کے چار مہینے دس دن
کی عدت مقرر فرمائی لہذا سب ایمان والون اور ایمان والیون کو لازم ہی کہ جن
مصلحتون سے کنواری لڑکیون کا جلد نکاح کر دیتے ہین اونھین مصالح سے
عدت کے بعد اپنی رضامندی اور خوشی سے بیوہ اور طلاق والیون کا بھی جلد
نکاح ثانی کر دیا کرین اس لیے کہ یہ سب مصلحتین یعنے اولاد ہونا اور لڑکی کے
نان نفقے اور دیکھ بھال اور دوسرے نیک و بد سے ان باپ کا بیفکر ہو جانا
جیسے کنواری کے بیاہ کے واسطے نکاح کا باعث ہوتے ہین اسیطرح بیوہ اور طلاق والیون کے

[illegible]

تاریخ [illegible] مجمع الکمالات و الفضائل

جناب مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible] جناب محمد مصطفے خان [illegible] کی بہی [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	کتاب عجیب [illegible]

[illegible]

چو این نسخہ [illegible]	[illegible] حسن طبع شد محبوب [illegible]
[illegible]	[illegible] مرغوب دلہا

[illegible] جناب مولوی عبد الغنی صاحب

ساکن موضع [illegible] پرگنہ [illegible] پور ضلع پٹنہ

بنام [illegible] عجیب البعف گردید	کہ از ہر سو ستایش بر زبانہا
[illegible] تاریخ [illegible] نوشتم	چو این نسخہ گر شد مطبوع جانہا

[illegible] خانصاحب [illegible] اکبری بہاری

چه شد مطبوع [illegible] — کتابے بادئی اخلاق احسان
دل [illegible] — و مبید هر که باشد اہل ایمان
پی تاریخ تالیفش [illegible] — [illegible] تہذیب بیان

از نتیجۂ طبع نکتہ رس [illegible] صاحب ساکن [illegible] ضلع مونگیر

در مضامین این کتاب [illegible] — بهر زه جبین [illegible] صریح
گفت [illegible] — سال تالیف [illegible] بلیغ و فصیح

از چکیدۂ خامہ [illegible] سید [illegible] صاحب ساکن [illegible] ناپوران کوٹھی

[illegible] — چه عجب نافع صغیر و کبیر
سال تالیف [illegible] — [illegible] فارغ [illegible]

از کلک گوہر سلک حکیم عبد الصمد صاحب ساکن موضع [illegible] قریب اناپه

بهر جبین رهبر [illegible] — سوی اخلاق و سنت نبوی
سال تالیف از سر الفت — گفت [illegible] آمد [illegible]

[illegible] مولوی [illegible] تصنیف [illegible] مولوی [illegible] کو [illegible] سے
[illegible] کتاب [illegible] ایک [illegible] مستقل [illegible] بہت [illegible]
[illegible] احباب فرمائش مستعد موصوف کے مطبع [illegible] چھاپا گیا فقط





[illegible] مہر و دستخط

[illegible] کتاب [illegible] مطبع [illegible]
[illegible] ثبت کیے گئے